رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم جمعہ | مطابق ۲۷ ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۷۶

احرار کا پرانا کھیل — حکومت سے چھیڑ چھاڑ

صدر احرار کی باغیانہ تقریر اور حکومت کو چیلنج

آج کل ہر طرف سے احرار پر لعنت و ملامت کی جو بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ اور ہر جگہ انہیں جو بے بھاؤ کی پڑ رہی ہیں۔ ان سے بوکھلا کر وہ خواہ کوئی حرکت کریں۔ اس پر تعجب نہیں ہونا چاہیئے۔ تاہم انہوں نے اپنے "ترجمان" "مجاہد" (۲۵ ستمبر) صفحہ اول پر "مولانا کے گرفتار ہو جانے کی عام افواہ" اور "مجلس احرار کی طرف سے مقدمہ کی پیروی کی تیاریاں" کے عنوانات سے جو اعلان کیا ہے۔ وہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب معمہ ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ "۲۳ ستمبر کو مجلس احرار ضلع لاہور کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ باغ بیرون دروازہ دہلی میں منعقد ہوا۔ جس میں لاہور اور مضافات سے تیس پینتیس ہزار مسلمان جمع ہو گئے" اس موقعہ پر صدر احرار مولوی حبیب الرحمٰن نے ایک تقریر کی۔ جس میں بالفاظ "مجاہد" کہا:۔

"آج صرف میں تقریر کروں گا۔ میرے سوا اور کوئی صاحب تقریر نہیں کریں گے۔ تاکہ یہ تقریر آپ لوگوں کے دلوں میں محفوظ رہے۔ میں سرکاری رپورٹروں کو متوجہ کرتا ہوں کہ وہ تقریر کو لفظ بلفظ پوری احتیاط کے ساتھ لکھیں۔ تاکہ جب میرے خلاف بغاوت کا مقدمہ چلے۔ تو وہ گواہی دیتے وقت کسی چیز کو کم ظاہر نہ کریں"

اس کے بعد "مجاہد" نے وہ تقریر تو اس لئے درج نہیں کی۔ کہ "اس کے متعلق یہ اندیشہ ہے۔ کہ وہ پریس ایکٹ کی زد میں نہ آ جائے" البتہ یہ لکھا ہے۔ کہ "مولانا نے حاضرین سے فرمایا۔ افضل الجہاد اعلاء کلمۃ الحق ہے میں یہاں بھی بات کہہ چکا ہوں مجھے یقین ہے کہ اس کی پاداش میں مجھے کچھ عرصہ جیل کی مصیبت اٹھانی پڑے گی۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ دعا کریں گے۔ کہ میں آنے والی مصیبت میں ثابت قدم رہوں"

یہ کہکر صدر احرار دفتر مجلس احرار کے سنگلاخ قلعہ میں جا گھسے۔ اور بالفاظ "مجاہد" "رات کے دو بجے تک پولیس کا انتظار رہا لیکن گرفتاری عمل میں نہ آئی۔ لوگ دفتر کے نیچے جمع ہیں۔ عام خیال یہ ہے۔ کہ حکومت کے لئے اس چیلنج کو جو ۳۰ ہزار انسانوں کے سامنے دیا گیا۔ قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں"

یہ جو کچھ لکھا گیا ہے اگر محض داستان آرائی نہیں۔ بلکہ اس میں حقیقت کا بھی کوئی شائبہ ہے۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ احرار نے کسی خاص منصوبہ کے ماتحت یہ قدم اٹھایا ہے۔ اور صدر احرار نے دیدہ دانستہ ایسی تقریر کی ہے۔ جو "بغاوت کا مقدمہ" چلانے کے لئے کافی ہے۔ چونکہ اپنے متعلق سرکاری رپورٹروں کے گزشتہ کئی ماہ کے طریق عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے صدر احرار کو خیال پیدا ہوا۔ کہ شاید ان کی اس تقریر کو بھی وہ مکمل نہ لکھیں۔ بلکہ اس میں سے کسی چیز کو کم کر دیں۔ اس لئے انہوں نے برملا سرکاری رپورٹروں سے کہدیا۔ کہ وہ تقریر لفظ بلفظ لکھیں۔ تاکہ جب بغاوت کا مقدمہ صدر احرار پر چلے۔ تو ان کی کم کردہ کسی چیز کی وجہ سے ناکام نہ رہے۔ اور یہ نہ کہا جا سکے۔ کہ تقریر کے مکمل طور پر باغیانہ ہونے میں کوئی نقص رہ گیا ہے۔ گویا صدر احرار نے اپنی طرف سے ایسی تقریر کرنے میں کوئی کوتاہی نہیں کی جس کے باغیانہ ہونے میں ذرہ بھر بھی کمی ہو۔ اسی وجہ سے انہوں نے اسی وقت کہدیا کہ "میں یہی بات کہہ چکا ہوں۔ مجھے یقین ہے۔ کہ اس کی پاداش میں مجھے کچھ عرصہ جیل کی مصیبت اٹھانی پڑے گی" اور پھر اپنی فوری گرفتاری کے منتظر رہے۔

یہ صدر احرار کا اپنی تقریر کے متعلق اپنا یقین اور وثوق ہے اور یہ بغاوت ایسے خطرناک مجرم کا اقبالی بیان ہے جس کی بناء پر ضروری کارروائی کرنا حکومت کے لئے لازمی امر ہے۔ لیکن اگر اس کے لئے شاہدوں کی ضرورت ہو۔ تو ان کی بھی کمی نہیں۔ "ترجمان احرار" کا اپنا بیان یہ ہے۔ کہ "چونکہ صدر احرار کی تقریر کے متعلق پریس ایکٹ کی زد میں آ جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اسے درج اخبار نہیں کیا جاتا" اس کے علاوہ اس نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ "عام خیال یہ ہے۔ کہ حکومت کے لئے اس چیلنج کو جو ۳۰ ہزار انسانوں کے سامنے دیا گیا۔ قبول کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں" گویا صدر احرار نے ۳۰ ہزار کے مجمع میں جو تقریر کی ہے۔ اس کے باغیانہ ہونے کا نہ صرف اسے خود اعتراف ہے۔ بلکہ احرار کے اخبار "مجاہد" کے نزدیک اور سننے والے ہر خاص و عام کے نزدیک وہ باغیانہ ہے۔ ایسی کھلی اور واضح باغیانہ کہ حکومت کے لئے اس کے خلاف کارروائی کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

احرار کے لئے یہ کھیل کوئی نیا نہیں۔ بلکہ ان کی شہرت اور زندگی کا مدار ہی اسی قسم کے ان کھیلوں پر ہے۔ جو قبل ازیں وہ کئی بار کھیل چکے ہیں۔ البتہ یہ دیکھنا باقی ہے۔ کہ حکومت احرار کی اس نئی اور بالکل کھلی ہوئی بغاوت کے متعلق کیا طریق عمل اختیار کرتی ہے۔ آیا اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے ان کا صاف اور واضح باغیانہ چیلنج منظور کرتی ہے یا اسے بھی اسی ناز و ادا میں داخل کر دیتی ہے جس کے دکھانے کے کچھ عرصہ سے احراری عادی ہو چکے ہیں۔

احرار نے جہاں کھلے بندوں یہ اعلان کر دیا ہے۔ کہ صدر احرار نے باغیانہ تقریر کر کے حکومت کو چیلنج دے دیا ہے۔ کہ مقدمہ چلائے۔ وہاں یہ بھی لکھ دیا ہے۔ کہ "اگر مولانا پر مقدمہ چلایا گیا۔ تو مجلس احرار پوری مستعدی سے مقدمہ کی پیروی کرے گی اس سلسلہ میں کافی سواد جمع کر لیا گیا ہے۔ اور وکلا کی رائے حاصل کی جا چکی ہے بہرحال مولانا پر مقدمہ چلا۔ تو یہ مقدمہ اپنی نوعیت کا ہندوستان بھر میں نرالا ہوگا۔ جس میں گورنمنٹ آف انڈیا کے ذمہ وار افسروں کو دستاویزات کی بناء پر طلب کیا جائے گا۔ پنجاب کونسل کے اکثر لیڈر مسلمان اور سکھ ممبر وزراء اور صدر کونسل بطور گواہ گزریں گے"۔

یہ گویا چیلنج پر چیلنج ہے۔ کہ اگر حکومت نے باوجود نہایت واضح باغیانہ تقریر کرنے کے مقدمہ نہ چلایا۔ تو اس کی وجہ یہ ہوگی۔ کہ گورنمنٹ کو یہ گوارا نہ ہوگا۔ کہ اپنے ذمہ دار افسروں کو ان دستاویزات کی بناء پر پیش ہونے دے۔ جو صدر احرار اپنی باغیانہ تقریر کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے پیش کرانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح پنجاب کونسل کے اکثر ممبروں اور وزراء کا طلب کیا جانا بھی وہ پسند نہیں کر سکتی۔ حکومت اپنی مصلحتوں کو خود اچھی طرح سمجھ سکتی ہے۔ اور اسے یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جن دستاویزات کا احرار نے رعب ڈالنا چاہا ہے۔ ان کی کیا حقیقت ہے۔ نیز جن گواہوں کے انہوں نے نام لئے ہیں۔ وہ کیا کچھ کہہ سکتے ہیں لیکن ہمارے نزدیک حکومت کے وقار اور شہرت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ وہ صدر احرار کے چیلنج کو فوراً منظور کر کے بغاوت کا مقدمہ چلائے۔ اور ان افسروں اور دستاویزات کو پیش ہونے دے۔ جن پر احرار کو ناز ہے۔ ورنہ صاف طور پر کہنا پڑے گا کہ کھلم کھلا باغیانہ تقریر کرنے اور حکومت کو اس کے متعلق چیلنج دینے پر بھی ان کی ناز برداری کی جا رہی ہے۔ دراصل احرار نے حکومت سے یہ چھیڑ چھاڑ محض اس لئے شروع کی ہے۔ کہ اپنا ضائع شدہ رسوخ پھر سے حاصل کر سکیں۔ اور کچھ دن حکومت کے مہمان بن کر ایک طرف تو اس لعن طعن سے محفوظ ہو جائیں۔ جو ہر جگہ ان کے حصہ میں آ رہی ہے۔ اور دوسری طرف عوام کی ہمدردی حاصل کر کے انہیں پہلے کی

احرار کی ذلت و رسوائی کے نئے نئے سامان

۲۳ ستمبر کے جلسۂ احرار میں کیا ہوا

"الفضل" کے خاص نامہ نگار کے قلم سے

لاہور ۲۳ ستمبر۔ شہر کی مسلمان پبلک کے نمایندگان پیر جماعت علی شاہ صاحب مولوی ظفر علی صاحب سید حبیب صاحب کی غیر حاضری کو غنیمت جان کر مجلس احرار نے آج شام کو ایک عام جلسہ کے ذریعہ لوگوں کو اپنی طرف راغب کرنے کی کوشش کی۔ اور نہایت سرعت کے ساتھ مضافات لاہور اور دیگر ملحقہ اضلاع سے والنٹریوں کی ایک کثیر تعداد منگوا کر جلسے کے انعقاد کا انتظام کر کے اعلان کیا۔ کہ سید عطاء اللہ شاہ، مولوی مظہر علی، مولوی حبیب الرحمن سید فیض الحسن، حکیم نور الدین، ماسٹر تاج دین کی تقریریں سننے کے لئے لوگ جمع ہوں۔ تا کہ مجلس احرار کا نقطۂ نگاہ ان کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس دعوت پر لوگوں کا کثیر مجمع دہلی دروازہ کے باہر باغ میں اکٹھا ہو گیا۔ داعیانِ جلسہ نے پیشبندی کے طور پر والنٹروں کی ایک کثیر تعداد کے علاوہ باوردی پولیس کی ایک زبردست جمعیت کا انتظام بھی کر لیا۔ جو تھانیداروں کی زیر قیادت جلسے کے اختتام تک سٹیج اور جلسہ گاہ کی حفاظت کرتی رہی۔ جب احرار لیڈروں کے جمع ہو جانے پر کارروائی کا آغاز ہوا۔ تو نظم کے بعد مولوی حبیب الرحمن احرار کا نقطۂ نگاہ واضح کرنے کی خاطر کھڑے ہوئے۔ ان کے حواریوں میں سے کسی نے ان کی عزت افزائی کے طور پر مولوی حبیب الرحمن زندہ باد اور مجلس احرار زندہ باد کے نعرے لگائے۔ حاضرین یہ دیکھ کر کہ ان نعروں کے پردے میں احرار اپنا رنگ جمانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اپنی لعنت کو زیادہ دیر تک ضبط نہ کر سکے۔ اور احرار زندہ باد کے نعرے کے جواب میں چاروں طرف سے احرار مردہ باد کے نعرے لگنے شروع ہو گئے۔ اس پر مولوی داؤد غزنوی نے اٹھ کر بلند آواز سے کہا۔ یہ سب شور مچانے والے مرزائی ہیں۔ اس پر حاضرین اور برافروختہ ہو گئے۔ اور انہوں نے بلند آواز سے کہا۔ کہ ہم ہرگز مرزائی نہیں۔ تم جھوٹ بکتے ہو۔ اور ساتھ ہی احرار مردہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دئے۔ مولوی حبیب الرحمن نے بڑی کوشش کی۔ کہ حاضرین سننے پر آمادہ ہوں۔ لیکن احرار زندہ باد کے نعروں سے مجمع نے احرار کی شرارت کو بھانپ کر ان کی ایک نہ چلنے دی۔ اور بیٹھ جاؤ۔ بیٹھ جاؤ کی مسلسل آوازوں سے مقرر کا ناک میں دم کر دیا۔ جلسے کا یہ رنگ دیکھ کر مولوی حبیب الرحمن نے محسوس کیا۔ کہ یہاں مجلس احرار کا نقطۂ نگاہ پیش کرنے کا کوئی موقعہ نہیں چنانچہ اس نے جھٹ پینترا بدلا۔ اور مجبوراً اپنے حواریوں سے مخاطب ہو کر بلند آواز سے کہنے لگا۔ کوئی نعرہ وغیرہ نہ لگاؤ۔ ہم زندہ باد نہیں ہم مردہ باد ہیں۔ اس کے بعد حاضرین سے مخاطب ہو کر نہایت لجاجت آمیز لہجے سے فریاد کی۔ کہ میں آپ لوگوں کو خدا اور رسول کا واسطہ دیتا ہوں۔ کہ صرف پانچ منٹ کے لئے خاموش ہو جاؤ۔ اور میری بات سن لو۔ یہ درخواست کچھ ایسی بے چارگی کے لہجے میں کی گئی۔ کہ حاضرین نے پانچ منٹ کی مہلت دینے کا فیصلہ کر لیا۔ اس پانچ منٹ کے عرصہ میں مولوی صاحب نے اپنے آپ کو مجلس احرار کو کوسنے کے علاوہ ڈپٹی کمشنر اور حکومت پنجاب پر شدید الزام لگا کر حاضرین کی ہمدردی حاصل کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ اور بے گناہ مرنے والوں اسیران اور نظر بندان مجلس شہید گنج کی یاد دلا دلا کر حاضرین کے جذبات کو اپیل کرنیکی کوشش کی۔ مگر مجلس احرار کے ڈیفنس یا دا ہنمایان احرار کے طرز عمل کو حق بجانب ثابت کرنے اور ان کے خاموش رہنے کے حق میں ایک لفظ تک کہنے سے احتراز کیا۔ مبادا حاضرین بھڑک اٹھیں۔ اتنے میں انہیں مجمع کے آثار سے معلوم ہوا۔ کہ پانچ منٹ ختم ہو رہے ہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا میں اس وقت سٹیج پر نہیں۔ بلکہ پھانسی کے تختہ پر کھڑا ہوں۔ اور مولوی داؤد غزنوی۔ مظہر علی چوہدری افضل حق۔ سید فیض الحسن اور ماسٹر تاج دین بیٹھے ہیں۔ لیکن آج ہم نے یہی فیصلہ کیا ہے۔ کہ صرف ایک ہی مجرم اپنا بیان پیش کرے گا۔ ان الفاظ میں یہ جلسہ برخاست کرتا ہوں۔

یہ برخاستگی کا اعلان کچھ ایسی روانی کے ساتھ اور ایسا یکلخت ہوا۔ کہ حاضرین ششدر رہ گئے۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ستمبر۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحب کے ہاں کل دختر نیک اختر تولد ہوئی اس خوشی میں مرکزی دفاتر اور سکولوں میں تعطیل کی گئی ہم اس تقریب سعید پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں مبارکباد عرض کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ مولودہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے مبارک بنائے

آج محلہ دارالرحمت کی انجمن حزب اللہ نے مولوی محمد یار صاحب مولوی فاضل مبلغ انگلستان کے اعزاز میں دعوت چاء دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ جس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف نے مختصر سی تقریر کی۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کو بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے۔

۱:۔ غلام رسول صاحب . . . . ضلع ہوشیارپور
۲:۔ مرزا محمد اقبال بیگ صاحب . . . . ضلع شیخوپورہ

قصیدہ "شاہ نعمت اللہ ولی" کے متعلق

مدیر "احسان" کی غلط بیانیوں کا جواب

از مولانا جلال الدین صاحب شمس

(۴)

غین و رے سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم

میں نے اپنے مضمون مندرجہ الفضل ۱۴ - جون ۳۵ء میں کھلے لفظوں میں لکھ دیا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا دارومدار آیات قرآنیہ اور الہامات الٰہیہ پر ہے۔ نہ کہ نعمت اللہ ولی کے کسی شعر پر۔ یہ شعر یا اور دوسرے بہت سے اقوال بزرگان تو حضور نے مخالفین کے مسلمات کی بنا پر بطور تائید مزید پیش فرمائے ہیں۔ نہ بطور مدار ثبوت۔ اور ایسے تائیدی امور کے پیش کرنے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہوتا ہے کہ وہ مسلمات خصم میں سے ہوں۔ چونکہ سید احمد صاحب مجدد بریلوی کے اتباع کی بہت بڑی اکثریت اس قصیدہ کو صحیح اور درست خیال کرتی ہے۔ جو اربعین میں درج ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس قصیدے کو اپنی صداقت کا ایک نشان ٹھہرایا۔ اور ظاہر ہے۔ کہ یہ قصیدہ نعمت اللہ ولی کرمانی کا ہو۔ یا نعمت اللہ ولی ہندوستانی کا۔ اگر اس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر استدلال ہو سکتا ہے۔ تو یہ ذاتی آپ کی صداقت کا ایک نشان ہے۔

چونکہ یہ قصیدہ آپ کے دعوے سے ۱۰ سال پیشتر شائع ہو چکا تھا۔ اس لئے یہ شبہ کرنے کی ہرگز گنجائش نہیں۔ کہ آپ نے اس قصیدہ میں اپنی خواہش کے مطابق کوئی تبدیلی کر دی۔ اور حسرت صاحب کا اس قصیدہ کو جعلی قرار دینا یا یہ کہنا۔ کہ "ابتدا میں اس قصیدہ کے چند اشعار تھے۔ اور جوں جوں زمانہ گزرتا گیا۔ اس میں اضافہ ہوتا گیا"۔ اس نشان کو کمزور نہیں کر سکتا۔ جبکہ اس قصیدہ کی پیشین گوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے پوری ہو گئیں۔ البتہ ہمیں اس قصیدہ کی پیشین گوئیوں پر بحث کرتے ہوئے یہ اصل نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ اکثر پیشگوئیاں استعارہ کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ اور ان کا اپنے ظاہری الفاظ میں پورا ہونا ضروری نہیں ہوتا۔ اور اس بات کو ہر وہ شخص جانتا ہے جس نے قرآن مجید و احادیث کی پیشگوئیوں پر غور کیا ہے۔ لہذا اس قصیدہ کی پیشگوئیوں کو بھی اس اصل کے ماتحت لیا جائے گا۔ اور خصوصاً ان اشعار کی صحت میں شک کرنا قطعاً نادرست ہے۔ جن کی پیشگوئیاں قرآن مجید اور حدیث کے مطابق ہیں۔ البتہ اگر کوئی پیشگوئی ان اشعار میں ایسی ہو۔ جو قرآن مجید یا حدیث کے مخالف ہو۔ تو ایسی پیشگوئی کو بوجہ قرآن و حدیث کے معارض ہونے کے غلط قرار دیا جائے گا۔ کیونکہ بعض وقت ملہم الہام کو اپنے فہم کے مطابق اپنے الفاظ میں بیان کرتا ہے۔ اور غلطی کھا جاتا ہے۔ اور وہ اصل میں ملہم کی اپنی اجتہادی غلطی ہوتی ہے۔

حسرت صاحب کا ایک اعتراض

اب میں ان اشعار کو لیتا ہوں۔ جن کی وجہ سے حسرت صاحب نے اس نسخہ کو جس سے صاحب اربعین نے قصیدہ نقل کیا۔ غلط قرار دیا ہے۔ لکھتے ہیں:۔

"مرزا صاحب نے نشان آسمانی میں اس قصیدہ کے جو اشعار نقل کئے ہیں۔ وہ غلطیوں سے معمور ہیں۔ مثلاً انہوں نے اس قصیدہ کا ایک شعر یوں نقل کیا ہے۔

غین و را سال چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم

آپ حیران ہونگے۔ کہ پہلے مصرعہ میں دو مرتبہ لفظ سال کیوں آیا۔ اور سال از سال گذشتن کہاں کا محاورہ ہے۔ لیکن مجمع الفصحاء کی جانب رجوع کیجئے۔ تو آپ کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اصل شعر یوں ہے۔

"غین و را دال چوں گذشت از سال"

براؤن نے پہلے مصرعے میں غین کی بجائے عین لکھا ہے۔ تاہم اس اختلاف سے شعر میں کوئی نقص واقعہ نہیں ہوتا۔ اور شاہ نعمت اللہ پر یہ اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ کہ انہوں نے "سال از سال گذشتن" کیوں لکھ دیا۔ یہ عجیب بات ہے کہ مرزا صاحب کو سال کی بے معنی تکرار اور "سال از سال گذشتن" کی بوالعجبی کا احساس تک نہیں ہوا"۔

مگر مولوی فیروز الدین صاحب اپنے رسالہ "قصیدہ ظہور مہدی علیہ السلام" کے صفحہ ۲۷ - ۲۸ میں لکھتے ہیں:۔

"ظہور حوادث کے سال میں بھی اختلاف ہے۔ یعنی ع - ر - دال چوں گذشت از سال کو صحیح سمجھا جائے۔ تو ۱۲۷۴ سال ہوتے ہیں .... کسی نسخہ میں "غ - ر - ذال" لکھا ہے۔ اس کے مطابق ۱۹۰۰ ہجری نکلتا ہے ..... کسی نسخہ میں "ض - ر - ذال" لکھا ہے۔ اس کے موافق ۱۵۰۰ بنتے ہیں ...... حروف اول "ص - ع - ف" وغیرہ بھی کئی نسخوں میں آئے ہیں۔ جن کو اس واسطے نظرانداز کیا جاتا ہے۔ کہ وہ عرصہ سے گزر چکے ہیں۔ اب ان سے کوئی نتیجہ نہیں"۔

پھر بقول پروفیسر براؤن بابی فرقہ والے اس سے باب کے ظہور کی تاریخ ۱۲۶۰ھ نکالتے ہیں۔ چنانچہ بابیوں کے رسالہ "عمدۃ التنقیح" کے صفحہ ۳۴ میں لکھا ہے:۔

"اس شعر میں دستبرد فرمائی گئی ہے لفظ سال مکرر آنا شعرا جانتے ہیں۔ کہ کیا قبیح ہے اصل شعر تو اس طرح ہے۔

غین - رے - سین چوں گذشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم

یعنی ۱۲۶۰ سال کے گزرنے پر کاروبار عجیب نظر آرہا ہے"۔

مسٹر ہنٹر نے اپنی کتاب "دی انڈین مسلمانز" میں کلکتہ ریویو جلد ۳ صفحہ ۱۰۰ سے ۱۲۰۰ھ نقل کیا ہے۔ اور پھر حاشیہ میں لکھا ہے۔ کہ اصل نظم میں ۱۲۷۵ سال ہیں:۔

چونکہ حسرت صاحب اور ان کے ہمخیال لوگوں کے نزدیک اصل حروف محفوظ نہیں ہیں اس لئے ہر ایک نے حسرت صاحب کے اصل کو اختیار کر کے کہ تین حروف ضرور ہونے چاہئیں (تا نعمت اللہ ولی پر یہ اعتراض نہ ہو سکے۔ کہ انہوں نے سال گذشتن از سال کیوں لکھ دیا) یہ اختلاف کیا۔ اور اسی وجہ سے بابیوں کو بھی یہ جرأت ہوئی۔ کہ وہ غین را سین کہکر ۱۲۶۰ھ نکالیں۔ اور باب کے دعوے کی صداقت پر استدلال کریں:

لیکن حق ظاہر ہو کر رہتا ہے۔ چاہے اس پر کتنے ہی پردے ڈال دیئے جائیں۔

حجت صادق زنقص وقدح روشن تر شود
عذر نامعقول ثابت میکند الزام را۔

اصل شعر کیا ہے

اختلاف کرنے والوں کے پاس کوئی ایسی دلیل نہیں جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ اصل قصیدہ کے شعر میں وہی حروف تھے جن کا انہوں نے ادعا کیا۔ لیکن جو شعر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اربعین سے نقل کیا ہے۔ اسکی صحت پر ایک دلیل تو یہ ہے کہ سب سے پہلے یہ قصیدہ اربعین میں شائع ہوا یا کلکتہ ریویو جلد ۳ صفحہ ۱۰۰ میں جس سے مسٹر ہنٹر نے یہ اشعار نقل کئے۔ اور ان میں یہ شعر "غین و رے سال چوں گذشت از سال" ہے اس سے پہلے ان شعروں کا مطبوعہ نسخہ کوئی نہیں تھا۔ اس لئے لازمی طور پر ہمیں سب سے پہلے شائع شدہ نسخہ کو صحیح ماننا پڑے گا۔ اور دوسرے نسخوں کو جو شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا، کے مصداق ہیں۔ غلط قرار دینا ہوگا۔

علاوہ ازیں ہمارے پاس اسکی صحت پر ایک اور قوی دلیل ہے جس کے آگے ہر ایک کج مدار اپنی گردن خم کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور وہ یہ حدیث ہے

عن ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم الآیات بعد المائتین (ابن ماجہ مطبوعہ مصر جلد ۲ صفحہ ۲۶۱)

اور اسی صفحہ کے حاشیہ میں اس حدیث کی تشریح علامہ سندی نے یہ کی ہے۔ المراد بالمائتین المائتان بعد الالف یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ عجائب کاموں کا ظہور ۱۲۰۰ھ کے بعد شروع ہوگا۔ پس اس اصل کے ماتحت جس کا "تنقیح نسخ کے طریقوں" کے عنوان کے ماتحت میں ذکر کر چکا ہوں۔ ہر منصف مزاج کو یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ نعمت اللہ ولی نے عجیب کاموں کے ظہور کا وقت وہی بتایا۔ جو حدیث میں ہے یعنی ۱۲۰۰ھ ہجری اس لئے صحیح شعر یہی ہے

غین و رے سال چو گذشت از سال
بوالعجب کاروبار مے بینم

سال گذشتن از سال کے محاورہ پر تعجب کا اظہار حسرت صاحب نے چودھری محمد حسین صاحب ایم۔ اے

واقعات عالم پر نظر

۱۔ مسلمان اور تشدد (۲) عورتیں اور جنگ
۳۔ قادیان کا ڈاکخانہ

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے

(۱)

خدا تعالےٰ کی عطا کردہ صفات کا برمحل استعمال شریعتِ اسلام کی رُو سے خُلق کہلاتا ہے۔ اور قرآنِ پاک کی تعلیم یہی ہے۔ کہ خالق نے جو قوتیں خلق کرکے انسان کو ودیعت کئے ہیں۔ ان کو احکامِ الٰہی کے ماتحت حدود شریعت کے اندر برموقعہ کام میں لانے سے اخلاقِ حسنہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور خلق کی زبر اس نیک تغیر کے ساتھ متغیر ہوکر پیش بن جاتی اور خُلق شکر عزت پانی عظمت دلاتی۔ پاکیزگی بڑھاتی اور اللہ تعالےٰ سے ملاتی ہے۔ اسلام نے "اشدّاء علی الکفار" فرمایا۔ اور ضرورت کے وقت حق کے دشمنوں اسلام کی ہستی کو مٹانے کے منصوبے کرنیوالوں کے ساتھ بطور اندفاع سختی سے مقابلہ کی بھی اجازت دی ہے۔ مگر لطیف طور پر ارشاد ہے کہ "اشدّاء" وہ ہیں۔ جو کافروں کا اثر قبول نہیں کرتے۔ اور اپنا اثر ان پر ڈالتے ہیں۔ اور ہر صورت میں زیادتی اور تشدد سے اجتناب کرتے ہیں۔ مگر بدنام کنندگانِ اسلام عدوّانِ خیر الانام بدزبان و بے لگام سرکردگانِ اشرار نام کے احرار ملت کے غدار ہیں۔ جن کو تشدد کے سوا اپنی کامیابی کی اور کوئی صورت ہی دکھائی نہیں دیتی۔ ان لوگوں کی نسبت سکھ اخبار "شیرِ پنجاب" نے اپنی کسی گزشتہ اشاعت میں لکھا تھا "مسلمانوں میں تشدد کی سپرٹ روز بروز ترقی کرتی جارہی ہے اب قادیان کے خلاف تشدد کا استعمال کیا جارہا ہے۔ اور یہ اکثریت ہے۔ جس کے رحم و کرم پر ہم کو چھوڑا جارہا ہے۔" "شیرِ پنجاب" نے جو کچھ لکھا۔ وہ اس حد تک صحیح ہے۔ کہ احراری علماء احراری رہنما جن کو صلح و امن کے مذہب اسلام سے کوئی لگاؤ نہیں۔ واقعی "تشدد" کو ذریعہ کامیابی سمجھتے ہیں۔ اور کچھ عرصہ سے بعض عاقبت نااندیش کارکنانِ حکومتِ پنجاب کی حمایت کے سبب ان میں اس ناجائز سپرٹ نے ترقی پکڑ لی ہے لیکن عام مسلمان اس کی اصلیت سے بیخبر تھے۔ اب جبکہ مسلمان خود احرار کے ہاتھوں اس تشدد کا شکار ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ تو ان کو اصلیت کا علم ہورہا ہے۔ احمدیوں پر تشدد ہوا۔ اور بہت ہوا۔ حکومت۔ مسلمان اور دوسری اقوام نے اُسے دیکھا۔ اور بدخواہانِ ملک کی پیٹھ ٹھونکی۔ مگر پتہ تب لگا۔ جب تشدد کا ہتھیار ہر گھر پر وار کرنے لگا۔ اور ہر جلسہ و جلوس میں وہی کچھ ہونے لگا۔ جس کو احمدیوں کے خلاف استعمال کرتے وقت روکا نہیں گیا تھا۔ پس مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس تجربہ سے فائدہ اٹھائیں اور احرار کے حربہ شرارت و تشدد کو توڑ کر نہ صرف مفادِ قوم کو مصئون و محفوظ کریں۔ بلکہ پڑوسیوں کو یقین دلائیں۔ کہ مسلمان تشدد کا حامی نہیں۔ نہ اس کی اکثریت کے رحم و کرم پر چھوڑے جانے سے کسی غیر مسلم قوم کے حقوق پامال ہونگے۔ "مسلم راج" جس کا دُنیا تجربہ کرچکی ہے۔ جس کے "دہلی و یروشلم" گواہ ہیں۔ سراپا امن ہے احراری راج اس "آزاد راج" کا نام ہے۔ جو ماسکو نے روس کو دیا ہے۔ جو سُرخ جھنڈے کے تشدد کے ساتھ قائم رہتا ہے۔ اور حضرت مسیحؑ نے کیا خوب فرمایا: "جو تشدد کو روا رکھتے ہیں۔ وہ خود تشدد کا شکار ہوتے ہیں۔"

مسلمانو! تشدد کی سپرٹ کو ترک کرو۔ رواداری اسلامی رواداری سے کام لو:

(۲)

اسلامی تاریخ شاہد ہے۔ کہ مسلمان خواتین نے شکستوں کو فتح سے بدلنے کا کام کیا۔ "خولہ" کی بہادری اور بے ہتھیار دخترانِ اسلام کا مسلح غیر مسلم خونخوار دشمنوں کا خیموں کی چوبوں سے مقابلہ کرنا اسلامی فتوحات کے روشن صفحات پر سنہری حروف سے لکھا ہوا موجود ہے۔ چاند بی بی اور اس کے حبشی سرداروں کا شہنشاہ ہندوستان کی افواج کا مقابلہ کرنا ہمیں دکن کی بلند زمین سے سطح مرتفع ابےسینیا کی طرف لے جاتا ہے۔ جہاں اطالوی حملہ آور قیامت صغرےٰ پیدا کرنے اور حبش کی زمین پر تسلط جمانے کے لئے خون کی ندیاں بہانے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ حبش بادلِ ناخواستہ ڈاکہ زنی کے مقابلہ کے لئے تیار ہے۔ ملکہ "عنبر" کے ہموطن جہاں وہبی پاشا کی قیادت اور بلجین و دیگر یورپین افسرانِ جنگ کے زیر ہدایت جنگِ عظیم کی زیر زمین خندقوں اور جملہ اندفاعی سامانِ حرب سے پُر ناقابلِ عبور ہنڈن برگ لائن تیار کررہے ہیں وہاں راس سیوم سپہ دار افواج شمال مشرق کی بیوی جو کہ ایک دستہ مشین گن کی افسرِ اعلےٰ ہے۔ عورتوں کو میدانِ جنگ میں اترنے کی دعوت دے رہی ہے۔ اور عدیس آبابا کے زنانہ کلب کی ۴۰۰ خواتین "عزیزہ حبیبہ" کے زیر کمان "خونین ڈرامہ" میں حصہ لینے کے لئے بھرتی ہوچکی ہیں۔ افریقن مسیحی و بت پرست باوجود کثرت ازدواج کا بکثرت پابند ہونے کے مسلمان کی طرح عورت کی عزت کرتا ہے۔ اور "ماجی" کا حکم "باپوجی" کے ارشاد سے کہیں زیادہ قابلِ تعمیل سمجھا جاتا ہے۔ یوں تو ہندوستان میں حیدر آباد دکن کے فرمانرواؤں نے بھی عورتوں کی فوج بھرتی کی تھی۔ اور رنجیت سنگھ کے پاس بھی عورتوں کی کمپنی تھی۔ اور جنگِ عظیم میں یورپ کی عورتوں نے کارزار کی جملہ غیر مبارز شاخوں میں کام کیا تھا۔ مگر حقیقی صفِ اول میں عرب کی پڑوسنیں ابےسینیا کی سیاہ فام بیٹیاں اب آنیوالی ہیں۔ اور امکان ہے۔ کہ ان دخترانِ حبش کی لاشیں انکے کشتوں کے پشتے روم کے مغرور (Mussolini) جولیس کو موت کے گھاٹ اتار دیں۔ اور اس کی لاش پر کسی انٹونی کی ستائش کی بجائے روم کی مائیں اپنے ابنائے وطن کو فیسٹ پارٹی کے خلاف بغاوت پر آمادہ کریں۔ مسولینی اور اس کی جماعت کو "زار" کی قسمت سے سابقہ پڑے۔ اور آسمان سے عربی حبشی خواتین کی آواز کہے۔ ظلم ظلم۔ ٹریپولی۔ ابی سینیا کی عورتیں اور زمین پر اس سرزمین آزادی کی مائیں اور لڑکیاں وہی مظاہرہ پھر کریں۔ جس نے برطانیہ کو غلاموں کی آزادی کے لئے دُنیا سے جنگ کرنے پر آمادہ کردیا تھا۔ اور غیر ممکن نہیں کہ عورتوں کا خون کارتوال کے ڈریک ڈرم Drake's Drum پر ضرب لگادے اور اٹلی کا Armada بیڑا بحیرہ ابیض متوسط کی گہرائیوں میں ہمیشہ کے لئے غائب ہوجائے۔

(۳)

جس قادیان میں ریلوے سٹیشن۔ دو لڑکوں اور ایک لڑکیوں کا ہائی سکول جس کی عام آبادی ۱۰۰ فیصدی تعلیم کے زیور سے آراستہ ہے۔ جہاں سے ایک روزانہ دو ہفتہ وار۔ ۲ پندرہ روزہ اور ۲ ماہوار اخبار و رسائل شائع ہوتے ہیں۔ جس کی خط و کتابت دنیا کے ہر کونے کے ساتھ اور جس کے معزز نمائندے تمام براعظموں میں موجود ہیں۔ جس کے نام کے ساتھ خدا کے بندوں کے ایک حصہ کو ایک "مقدس مقام" کی سی محبت ہے۔ جو مومنین کی آنکھ میں نہایت شاندار مستقبل رکھتا ہے جس کی روز افزوں ترقی نے یہاں کے ڈاکخانہ کو موجودہ حالت تک پہونچایا ہے وہ "احمدی قادیان" ہے۔ اس پتھر کے ساتھ جو کونے کا پتھر ہوگا۔ احرار ٹکر مار رہے ہیں۔ اور اسی سے افسوس کہ پنجاب کی حکومت ٹکرا رہی ہے۔ ہر ممکن طریق سے احمدیوں کو تنگ کیا جارہا ہے۔

ڈاکخانہ ایک تجارتی صیغہ ہے۔ اس کی آمد کا ۹۵ فیصدی کم از کم احمدیوں پر انحصار ہے۔ مگر اس ڈاکخانہ میں کوئی احمدی ملازم نہ رہے "منشائے مصلحت اربابِ سیاست ہے۔ اگرچہ احمدی قادیان میں احمدی کاروبار۔ احمدی اثرات۔ احمدی آبادی کی کثرت اور ڈاکخانہ عملاً احمدی ڈاکخانہ کہا جاسکتا ہے۔ مگر قادیان کی احرار چوکڑی نے فرمایا ہے۔ کہ

"قادیان کے ڈاکخانہ میں چِٹھی رسان بھی احمدی نہ رہیں" اس لئے ۲۷ اور ۲۰ سال عمدگی سے کام کرنے والے احمدی چٹھی رسان کو بدلنا ان احکام کی تعمیل کے لئے ضروری سمجھا گیا۔ اور وہ بھی ایسا کہ شہر میں عمر گذار نیوالے چٹھی رسان کو متعدد گاؤں کا ایک دیہاتی حلقہ دیا گیا۔ انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ۔ بہتر ہو۔ کہ پوسٹ آفس کو سیاسیات میں داخل نہ کیا جائے۔ اور نہ صرف چٹھی رسانوں کو واپس کیا جائے۔ بلکہ بڑھی ہوئی وسیع آبادی کی ضروریات کے مدنظر ایک اور چٹھی رسان بڑھادیا جائے۔

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

یکم ستمبر تا ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء کی رپورٹ

تبلیغ بذریعہ مجاہدین

تین مستقل مرکزوں میں بدستور سابق تبلیغ احمدیت کا کام جاری ہے۔ آج تک ۱۹۰ مجاہدین نے تبلیغی کام اپنے اپنے مستقل مرکزوں میں سرانجام دیا۔ جن دوستوں نے متفرق طور پر اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں آج تک حق تبلیغ ادا کیا اور اپنی ہفتہ وار رپورٹیں باقاعدہ دفتر ہذا میں ارسال کرتے رہے ان کی تعداد ۱۱۰ ہے اس طرح آج تک ۳۰۰ اصحاب نے تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت میں حصہ لیا

تبلیغی ٹریکٹ

انگریزی ٹریکٹ متعلق زلزلہ کوئٹہ احباب کو روانہ کیا جا رہا ہے۔ مزید ٹریکٹ دفتر تحریک جدید سے بحساب چار روپیہ فی سینکڑہ یا ۹ پائی فی ٹریکٹ قیمت ادا کر کے یا وعدہ فرما کر طلب کر سکتے ہیں۔ یہ ٹریکٹ علاوہ ہندوستان کے مندرجہ ذیل ممالک میں روانہ کیا گیا ہے۔

ایران۔ سماٹرا۔ جاوا۔ سنگاپور۔ چین۔ جاپان۔ فلسطین۔ ماریشس۔ انگلستان۔ امریکہ۔ آسٹریلیا۔ گولڈ کوسٹ۔ نائیجیریا۔

اس ٹریکٹ کے ترجمہ کی بزبان تامل کوشش ہو رہی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ یہ ترجمہ عنقریب چھپ کر ان علاقہ جات میں تقسیم ہوگا جہاں تامل بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ اس ٹریکٹ کا ترجمہ بنگالی اور سندھی زبانوں میں بھی ہو چکا ہے۔ سندھی زبان کا ٹریکٹ دفتر اخبار البشریٰ چھلیلی حیدرآباد سندھ سے مل سکتا ہے۔ بنگالی زبان کا ٹریکٹ امیر جماعت احمدیہ پراونشل انجمن صوبہ بنگال ڈھاکہ سے احباب طلب فرما سکتے ہیں۔

دینی تعلیم کی درس گاہیں

مستقل وقف کنندگان زندگی اپنے اپنے حلقوں کی درس گاہوں میں مفت دینی تعلیم دینے میں مصروف ہیں۔ ہر خاص و عام کو صلح و آشتی اخلاص و ہمدردی سے علمی فائدہ پہنچا رہے ہیں اور ان کی بہتری کے لئے حتی المقدور تکالیف برداشت کرتے ہوئے بھی ہر وقت تیار رہتے ہیں

تبلیغ بیرون ہند

پانچ مبلغین وقف کنندگان زندگی بیرونی ممالک میں تبلیغ میں مصروف ہیں۔ ان کی رپورٹوں کے ضروری اقتباسات اخبار الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ علاوہ بریں بارہ دیگر مبلغین وقف کنندگان زندگی بیرونی ممالک میں جانے کے لئے اپنے اپنے تعلیمی کورسوں کے تکمیل کرنے میں ہمہ تن مشغول ہیں

تبلیغی سروے

چار اضلاع کے علاوہ ایک پانچویں ضلع کی تیسری تحصیل کے ۲۱۰ دیہات کی سروے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ اس تحصیل کے باقی ماندہ دیہات۔ نیز چوتھی اور پانچویں تحصیل کے کل دیہات کی سروے ابھی زیر تکمیل ہے۔ چونکہ کام بہ سرعت تمام جاری ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلد ختم ہو جائے گا جس سے معلومات میں اضافہ ہو کر تبلیغی جدوجہد میں سہولتیں پیدا ہونا یقینی ہیں

بورڈنگ تحریک جدید

اس وقت جب کہ یہ رپورٹ لکھی جا رہی ہے۔ طلباء رخصت کے ایام گذار کر واپس قادیان آگئے ہیں۔ ان کی تعداد بورڈنگ میں ۹۷ تک پہنچ چکی ہے۔ اللھم زد فزد۔ ان کی تربیت ایک سپرنٹنڈنٹ اور ایک ٹیوٹر کی زیرنگرانی جاری ہے۔ ان کا باورچی خانہ بہت جلد علیحدہ ہو جائے گا۔ جہاں تحریک جدید کے اصول کے ماتحت کھانے پینے کا انشاء اللہ تعالیٰ تسلی بخش انتظام ہوگا

پروپیگنڈا

حسب سابقہ دو انگریزی۔ ایک اردو اور ایک سندھی اخبار پروپیگنڈا کے کام میں مصروف ہیں۔ کام کا دائرہ وسعت اختیار کرتا جا رہا ہے۔ ان اخبارات کی مانگ اندرون ہند و بیرون ہند روز بروز ترقی پر ہے۔

خط و کتابت

کل خطوط جو اس عرصہ میں لکھے گئے ان کی تعداد ۴۷۴ ہے۔ جس میں ۲۴۲ خطوط لوکل کے شامل ہیں۔ کل خطوط جو براہ راست دفتر ہذا میں وصول ہوئے۔ ان کی تعداد ۹۲ ہے۔ وہ خطوط جو لوکل یا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی وساطت سے موصول ہوئے۔ ان میں شامل نہیں

انچارج تحریک جدید قادیان

لجنہ اماء اللہ امرتسر کا پندرہ روزہ جلسہ

۸ ستمبر۔ لجنہ اماء اللہ امرتسر کا پندرہ روزہ اجلاس بمکان حضرت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب مرحوم منعقد ہوا۔ مولوی ظہور حسین صاحب مجاہد بخارا نے لجنہ کی درخواست پر آج کے اجلاس میں تقریر کی۔ آپ کے بعد محترمہ خورشید بیگم صاحبہ نے اخبار الفضل سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ (احرار کو مباہلہ کا چیلنج) پڑھ کر سنایا۔ پھر میں نے مضمون پڑھا۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱۔ خواتین خود چندہ دیں۔ اور مردوں کو باقاعدہ چندہ کی تحریک کرتی رہیں
۲۔ آٹا فنڈ کو باقاعدہ اور مضبوط بنائیں۔
۳۔ امرتسر میں مسجد۔ ہال اور دار التبلیغ کے قیام کے لئے جدوجہد کریں۔
۴۔ اخبارات سلسلہ کی اشاعت میں حصہ لیں
۵۔ مرکز میں لنگر خانہ کے لئے دیگوں کی ضرورت ہے۔ کم از کم ایک ایک دیگ کے لئے چندہ فراہم کیا جائے۔
۶۔ غیر احمدی اور غیر مسلم مستورات کو تبلیغ کریں۔
۷۔ وصایا کی طرف توجہ کی جائے۔
۸۔ ہر احمدی عورت علم حاصل کرے۔
۹۔ تحریک جدید میں حصہ لیں۔

اس کے بعد مسز شفیع صاحبہ نے ایک دلچسپ اور مفید مضمون "آب حیات" کے موضوع پر پڑھا۔ جس میں تعلیم احمدیت پر عمل کرنے اور عملی طور پر احمدی بننے کی طرف توجہ دلائی گئی۔

آخر میں مولوی ظہور حسین صاحب نے فاضلانہ تقریر فرمائی۔ جس میں صبر۔ برداشت قربانی وغیرہ امور کو بالوضاحت پیش کیا۔

امۃ اللہ بیگم سیکرٹری لجنہ اماء اللہ امرتسر

ہر چھوٹے بڑے ہندوستانی سے چند سوال

(۱) میاں بیوی آپس میں کیوں کر خوش رہ سکتے ہیں ؟
(۲) ہندوستانی انگریزوں کو کیونکر خوش رکھ سکتے ہیں ؟
(۳) اقوام ہند میں کیونکر اتحاد ہو سکتا ہے ؟
(۴) بیکاری اور بے روزگاری کیونکر دور ہو سکتی ہے ؟
(۵) لیڈروں میں خلوص کیونکر پیدا کیا جا سکتا ہے ؟

جوابات

ہر عورت مرد اور ہر درجہ کا ہندوستانی دے سکتا ہے۔ ہر سوال کا جواب ایک سطر میں دینا چاہئیے۔ یہ جوابات نام کے ساتھ میلادی جنتری دہلی میں شائع ہونگے جو پانچسو صفحات اور دو سو عکسی تصویروں کے ساتھ یکم نومبر کو شائع ہوگی۔ جواب ۱۵ اکتوبر سے پہلے درکار ہے اس کے بعد بے کار ہوگا۔ جوابات بھیجنے کا پتہ :-

حسن نظامی دہلی

آل انڈیا نیشنل لیگ کے احکام کے مطابق یوم مسجد شہید گنج کس طرح منایا گیا

مختلف مقامات کی نیشنل لیگوں کی طرف سے یوم مسجد شہید گنج منانیکے متعلق جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہیں:

چک ۱۰۵ گ ب لائل پور

۲۰ ستمبر بعد نماز جمعہ نیشنل لیگ کے زیر اہتمام علاقہ کے مسلمان زمینداروں نے یوم احتجاج مسجد شہید گنج منایا۔ جلوس کے بعد ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی۔ اے پریذیڈنٹ نیشنل لیگ نے ایک پُر اثر تقریر کی۔ حاضرین نے عہد کیا۔ کہ وہ مسجد شہید گنج کی واگذاری کے لئے ہر ممکن قربانی کرینگے اس کے بعد مسجد کی واگذاری کے متعلق چند ریزولیوشن پیش کئے گئے۔ جو باتفاق آراء پاس ہوئے۔

خاکسار عمر الدین سکرٹری

فیض اللہ چک

۲۰ ستمبر آل انڈیا نیشنل لیگ کے حکم کے ماتحت نیشنل لیگ فیض اللہ چک نے نماز جمعہ کے بعد جلوس نکالا۔ جس میں گاؤں کے تمام لوگ شامل ہوئے۔ جلوس میں "مسجد شہید گنج زندہ باد" "اسیران مسجد شہید گنج زندہ باد" کے نعرے لگائے گئے۔ چار بجے شام جامع مسجد میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں میاں کریم صاحب نے تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے انہدام مسجد شہید گنج کے حادثہ پر مسلمانوں کے انتہائی رنج والم کی کیفیت پیش کرتے ہوئے مسجد کی واگذاری کے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کیا۔ جو باتفاق آراء پاس ہوا۔

خاکسار فتح محمد

میاں ونڈ تیرے وال۔ کوٹلی سر دخاں

میاں ونڈ۔ تیرے وال۔ کوٹلی سر دخاں میں الگ الگ یوم مسجد شہید گنج منایا گیا۔ اور جلسے منعقد کر کے مسجد کی واگذاری کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

قاضی منظور احمد از میاں ونڈ

کلکتہ

۲۰ ستمبر نیشنل لیگ کلکتہ کا ایک غیر معمولی اجلاس احمدیہ ایسوسی ایشن ہال میں منعقد ہوا جس میں مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق چند ریزولیوشن باتفاق آراء پاس کئے گئے۔ احمدیہ ایسوسی ایشن ہال پر ایک سیاہ جھنڈا نصب کیا گیا۔ لیگ کے اراکین نے بطور ماتم سیاہ بیج لگائے ہوئے تھے۔ آخر میں مسجد کی بازیابی کے لئے دعا کی گئی۔

خاکسار دولت احمد خان سکرٹری نیشنل لیگ کلکتہ

سیالکوٹ

مورخہ ۱۸ ستمبر احرار نے ڈھول پیٹ کر اعلان کیا۔ کہ مولوی عطاء اللہ صاحب آ رہے ہیں۔ اور ایک ہجوم کو لے کر اس کے استقبال کو سٹیشن پر گئے۔ مگر وہ گاڑی سے نہ اترے سنا گیا ہے۔ پولیس نے سمبڑیال میں انہیں اترنے کا مشورہ دیا۔ کیونکہ لوگوں نے سیاہ جھنڈیوں سے ان کے استقبال کرنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ چنانچہ وہ سمبڑیال سے لاری کے ذریعہ سیالکوٹ پہونچے۔

۱۹ ستمبر احرار اس جدوجہد میں رہے کہ کسی طرح احمدیوں کو مجلس اتحاد ملی کے پروگرام کے ماتحت جلوس میں شامل نہ ہونے دیا جائے اس کے لئے انہوں نے نہ صرف ہمیں تحریری پیغام پہنچائے۔ بلکہ عین خطبہ جمعہ کے وقت ہماری مسجد کے سامنے ڈھنڈورا پٹوایا۔ کہ احمدی عیدگاہ میں نہ آئیں۔ مگر چونکہ ایسے موقعہ پر فساد سے بچنے کے لئے ہم نے ایک مستقل پروگرام مرتب کیا ہوا تھا۔ اس لئے اسے نہایت خوبی کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہونچایا گیا۔ ہمارا جلوس پوری شان کے ساتھ نکلا۔ ڈیڑھ ہزار کی نفری احمدیہ کور کی دو رویہ تھی۔ کسی کو شرارت کی جرأت نہ ہوئی۔ احرار نے عیدگاہ میں سٹیج پر قبضہ کرنا چاہا۔ مگر ناکام ہوئے۔ پھر وہ خاکساروں کے ساتھ الجھ پڑے۔ اور یہ سوال اٹھا دیا۔ کہ ان کو جلوس میں شامل نہ کیا جائے۔ اور ان کو عیدگاہ سے نکالنے کی تحریک اٹھائی۔ مگر دیگر مسلمانوں نے ایک نہ مانی۔ اور ان کو سختی سے روک دیا۔ اور فساد ہوتے ہوتے رہ گیا۔ صرف ہاتھا پائی تک نوبت پہونچی۔ غرض احرار کو جلوس میں شامل نہیں کیا گیا۔ البتہ انہوں نے ایک چھوٹی سی ٹولی جلوس کے پیچھے پیچھے بھیجدی جنہوں نے چند بار قادیانی مردہ باد کے نعرے بلند کئے۔ مگر کسی نے ان کے ساتھ آواز نہ اٹھائی اور اس طرح انہیں سخت ذلیل ہونا پڑا۔ نیشنل لیگ سیالکوٹ نے اس موقعہ پر ایک خاص اجلاس بھی منعقد کیا۔ جس میں مسجد شہید گنج کے متعلق کئی ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ (نامہ نگار)

شیخ پور۔ ضلع گجرات

۲۰ ستمبر نیشنل لیگ شیخ پور ضلع گجرات کے زیر اہتمام مسلمانان شیخ پور نے سیاہ جھنڈیوں اور سیاہ نشانوں کے ساتھ جلوس نکالا۔ اور بعد نماز عشاء احتجاجی جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مسجد شہید گنج کی بازیابی کے متعلق ریزولیوشن پیش کئے گئے۔ جو باتفاق آراء پاس ہوئے۔

خاکسار محمد صادق سکرٹری نیشنل لیگ شیخ پور

میانی سندھی

۲۰ ستمبر موضع میانی سندھی میں یوم احتجاج مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اسیران مسجد شہید گنج سے ہمدردی اور مسجد کی واگذاری کے متعلق متفقہ طور پر ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

خاکسار روشن الدین مولوی فاضل

جلال آباد

۲۰ ستمبر مسلمانان جلال آباد تحصیل ترنتارن ضلع امرتسر کا اجلاس یوم احتجاج منانے کی غرض سے منعقد ہوا۔ جس میں مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق چند ریزولیوشن پاس ہوئے۔

خاکسار روشن الدین

رعیہ۔ ضلع امرتسر

۲۰ ستمبر بعد نماز جمعہ مسلمانان رعیہ ضلع امرتسر کا ایک اجلاس یوم احتجاج مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ جس میں حکومت سے مسجد کو واگذار کرانے کے مطالبہ کی قرارداد منظور کی گئی۔

خاکسار ملک حسن محمد

کراچی

۲۰ ستمبر نیشنل لیگ کراچی نے یوم مسجد شہید گنج منایا۔ اور جلسہ منعقد کر کے مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے۔

سکرٹری نیشنل لیگ کراچی

کھاریاں

۲۰ ستمبر نیشنل لیگ کھاریاں کا ایک غیر معمولی اجلاس پریذیڈنٹ صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ کے حکم کے ماتحت یوم احتجاج مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں منعقد ہوا۔ جس میں سیاہ جھنڈیوں اور سیاہ نشانوں کے ساتھ مظاہرہ کیا گیا۔ اور واقعات حادثہ مسجد شہید گنج پر روشنی ڈالنے کے بعد متفقہ طور پر مسجد کی واگذاری کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

سکرٹری نیشنل لیگ کھاریاں۔ ضلع گجرات

گوکھووال

۲۰ ستمبر موضع گوکھووال چک ۱۲۱ گ ب کی انجمن اہلسنت والجماعت کے زیر اہتمام یوم احتجاج منانے کی غرض سے جلسہ منعقد ہوا جس میں مسجد کی واگذاری کے مطالبہ کے متعلق ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

سکرٹری انجمن اہلسنت والجماعت گوکھووال

اٹھوال

۲۰ ستمبر بعد نماز جمعہ نیشنل لیگ اٹھوال ضلع گورداسپور کے زیر اہتمام سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ ایک ماتمی جلوس نکالا گیا۔ جو گاؤں کے راستوں میں سے گزرتا ہوا جلسہ گاہ میں پہنچا جہاں مسجد شہید گنج کی واگذاری کے متعلق ریزولیوشن پیش کئے گئے۔ جو باتفاق آراء منظور ہوئے۔

ہماری "اُونٹ مارکہ" جرابیں آپ کہاں سے خرید سکتے ہیں؟

ذیل کے دوکاندار ہماری تیار کردہ "اُونٹ مارکہ" جرابیں فروخت کرکے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آپ بھی اس فہرست میں شامل ہو کر فائدہ اٹھائیں۔ نرخ نامہ اور شرائط کاروبار کے لئے کمپنی سے خط و کتابت کریں۔

نام شہر	نمبر شمار	نام دوکاندار
نوشہرہ چھاؤنی	۱	مسٹر بشیر احمد۔ انجمن شیڈ
راولپنڈی	۲	شیخ مولا بخش۔ عنایت اللہ۔ راجہ بازار
"	۳	شیخ محمد صالح۔ عبد الواحد " "
"	۴	حاجی چراغ دین۔ عبد الغنی " "
جہلم	۵	شیخ قمر دین۔ فضل حق بازار کلاں
"	۶	نرپت رائے۔ خیراتی لعل "
گجرات	۷	شیخ کرم دین۔ فضل حسین۔
"	۸	شیخ الٰہی بخش۔ رحیم بخش۔
وزیر آباد	۹	شیخ اللہ رکھا۔ غلام حسین۔
"	۱۰	شیخ فضل کریم۔ محمد رمضان۔
"	۱۱	ملک راج رام پرکاش۔
لائل پور	۱۲	شیخ محمد یوسف۔ تاجر۔
گوجرانوالہ	۱۳	فینسی گڈس شاپ
"	۱۴	کرشنا سٹورز
شیخوپورہ	۱۵	جنرل بھارت سٹورز
لاہور	۱۶	شاہ شجاع برادرز۔ انارکلی
"	۱۷	ملک ہاؤس اندرون بھاٹی دروازہ
"	۱۸	نظر محمد۔ محمد اقبال۔ قلعہ گوجر سنگھ
"	۱۹	رحمٰن برادرز۔ اندرون دہلی دروازہ
"	۲۰	شیخ فتح محمد۔ متصل تھانہ سرنگ۔
"	۲۱	کانشی رام۔ بھگوان داس گڑھی شاہو
منٹگمری	۲۲	شیخ عزیز بخش اینڈ سنز پاکپٹن بازار۔
"	۲۳	زمیندار ہاؤس
"	۲۴	گنگوہ ہاؤس
دیپالپور	۲۵	سید حامد حسین جنرل مرچنٹ
پاکپٹن	۲۶	فیض ہاؤس
"	۲۷	چوہدری دی ہٹی
"	۲۸	ہیمراج گمنڈی رام

نام شہر	نمبر شمار	نام دوکاندار
ملتان شہر	۲۹	نور بھائی قادر بھائی اینڈ سنز
بہاولپور	۳۰	چھتہ رام۔ کشن چند۔
"	۳۱	حاجی شیخ احمد بخش اینڈ سنز
"	۳۲	پوکھر داس۔ تیرتھ داس۔
بکلوہ چھاؤنی	۳۳	قمر الدین اینڈ سنز
بٹالہ	۳۴	گردھاری لعل چرنجیت۔
"	۳۵	دولت رام۔ منوہر لال
سیالکوٹ شہر	۳۶	شیخ نور الٰہی جنرل مرچنٹ
"	۳۷	لعل چند اینڈ کو۔
"	۳۸	نیشنل سوادیشی سٹورز
مودہا (ہمیرپور)	۳۹	ایم محمد شفیع جنرل مرچنٹ
حیدرآباد (دکن)	۴۰	محمد اعظم۔ معین الدین عابد بلڈنگ
بھاگلپور سٹی	۴۱	گربچو ایٹ برادرز اینڈ کو
دارجیلنگ	۴۲	محمد صدیق۔ محمد رفیق چوک بازار
میرٹھ شہر	۴۳	سیٹھ رام داس۔ گپتا دیلی بازار
میرٹھ چھاؤنی	۴۴	توصیف الٰہی جنرل مرچنٹ صدر بازار
اوڑ (جالندھر)	۴۵	سردار علی راول
ڈیرہ دون	۴۶	ایف۔ آر۔ آئی۔ کوآپریٹو سوسائٹی لمیٹڈ
شملہ	۴۷	شیخ خادم حسین نیاز
سری نگر	۴۸	امپائر ٹریڈنگ ہاؤس حبہ کدل
لداخ	۴۹	شیخ عبد الرزاق۔ عبد الحکیم
روز ہل (ماریشس)	۵۰	ایم عبد السبحان عقلو
نیروبی (افریقہ)	۵۱	شیخ غلام فرید۔ پوسٹ بکس نمبر ۵۵۴
کمپالہ (")	۵۲	ملک نصر اللہ خان پوسٹ بکس ۲۰۲
جنجہ (")	۵۳	دھرمنی ہیمراج " " ۱۴۵
مانڈلے (برما)	۵۴	ماسٹر کریم بخش ٹیلرنگ شاپ
چنوڈی (مرادآباد)	۵۵	ایم طفیل احمد صاحب

دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ قادیان

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

جنیوا ۲۴ ستمبر۔ دول خمسہ کی کمیٹی کی ناکامی لیگ کے لئے نہایت نازک صورت حالات پیدا کرنے کا موجب ہو رہی ہے۔ اب لیگ کے سامنے صرف دو باتیں ہیں۔ اول یہ کہ یا تو وہ اصول زیر بحث کو چھوڑ دے اور اٹلی کو اپنی من مانی کارروائی کرنے دے یا لیگ کے ساتھ میثاق کو برقرار رکھتے ہوئے اٹلی کو علیحدہ ہو جانے دے۔

لنڈن ۲۴ ستمبر۔ آج برطانوی کابینہ کا ایک اجلاس تنازعہ ابی سینیا کے متعلق غور و خوض کرنے کے لئے منعقد ہوا۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ کابینہ تنازعہ ایبے سینیا کے متعلق برطانوی پالیسی کو مکمل طور پر منظور کرتی ہے۔ اور جنیوا کے حالات کا انتظار کر رہی ہے۔

عدیس آبابا ۲۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ایبے سینیا دس لاکھ سے زیادہ سپاہیوں کو جنگ کے لئے تیار کر سکیگا لیکن وہ تمام رائفلوں سے مسلح نہیں کئے جا سکیں گے۔ شہنشاہ نے اعلان کیا ہے کہ قاتلوں کے سوا باقی سب قیدی رہا کر دئیے جائیں گے۔ بشرطیکہ وہ فوج میں بھرتی ہو جائیں۔

روما ۲۴ ستمبر۔ مشرقی افریقہ میں فوجی اخراجات کے لئے ۲ ارب ۵۰ کروڑ لیرا کا مزید بجٹ ایک شاہی فرمان کے ذریعہ منظور کیا گیا ہے۔

نیو یارک ۲۴ ستمبر۔ کوئلے کی کانوں میں ۴ لاکھ مزدوروں کی ہڑتال امریکہ کے تجارتی حلقوں میں نہایت برا اثر ڈال رہی ہے۔ لیکن تصفیہ کی توقع ہے

پیرس ۲۴ ستمبر۔ روم کے سیاسی حلقوں کا خیال ہے۔ کہ اگر برطانیہ اٹلی کے حبشہ میں مفادات پر غور کرے۔ تو اعلیٰ نتائج پیدا کرنے کی صورت یہ ہوگی۔ کہ لیگ کے اندر فرانس برطانیہ اور اٹلی کے درمیان گفت و شنید ہو۔ یہ تجویز ابھی امتحان کے طور پر پیش کی گئی ہے۔

لاہور ۲۴ ستمبر۔ تحریک مسجد شہید گنج کے دوران میں ایک سے زیادہ کرپانیں رکھنے کے الزام میں متعدد سکھوں کو گرفتار کیا گیا تھا۔ ان میں سے بعض کو سزائے قید دی گئی تھی۔ لیکن مسٹر بیدی مجسٹریٹ درجہ اول نے دو سکھوں کو اس لئے بری کر دیا تھا۔ کہ ایک سے زیادہ کرپانیں رکھنا کوئی جرم نہیں۔ اس اختلاف کو دور کرنے کے لئے ہائی کورٹ میں درخواست نگرانی دی گئی تھی۔ اس سلسلہ میں شیخ عبد العزیز کی عدالت میں رائے بہادر مہتہ ایشر داس کورٹ ڈی ایس پی نے بیان کیا۔ کہ جن سکھوں کے خلاف ایک سے زیادہ کرپانیں رکھنے کے الزام میں مقدمات دائر تھے۔ وہ واپس لے لئے گئے ہیں۔ اور انہیں اطلاع دیدی گئی ہے۔ کہ وہ ۲۶ ستمبر کو عدالت میں حاضر نہ ہوں۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ ملک کی تجارت درآمد و برآمد کو مساوی کرنے کے متعلق اطالوی گورنمنٹ کے حکم کے سلسلہ میں مسٹر ستیہ مورتی کے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خانصاحب کامرس ممبر نے کہا۔ کہ اٹلی کے ساتھ ہندوستان کی تجارت برآمد پر زیادہ اثر نہیں پڑا۔ گورنمنٹ نہایت غور سے حالات کا مطالعہ کر رہی ہے۔

نینی تال ۲۴ ستمبر۔ یو۔پی میں عدم ادائگی لگان کی تلقین کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے جو قانون اختیارات خاص منظور کیا گیا تھا۔ اس کی میعاد دسمبر ۱۹۳۵ء میں ختم ہونے والی ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت یو۔پی گورنر جنرل کی منظوری سے اسے مزید پانچ سال تک نافذ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ۱۸ نومبر ۱۹۳۵ء کو اسی مقصد کے لئے کونسل کا اجلاس منعقد ہوگا۔

پٹنہ ۲۳ ستمبر۔ ہفتہ مختتمہ ۳۱ اگست کے دوران میں بہار اور اڑیسہ میں ہیضہ سے ۲۰۰۸ اموات ہوئیں۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ ۲۱ ستمبر ڈاکٹر شفاعت احمد خانصاحب نے آنریبل سر چودھری ظفر اللہ خانصاحب کامرس ممبر کے اعزاز میں ایک شاندار دعوتِ چائے دی۔ معزز مہمانوں میں سر این این سرکار۔ سر باجپائی۔ سر مانک جی دادا بھائی۔ سر عبد الرحیم۔ سر گوکل چند نارنگ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

عدیس آبابا ۲۳ ستمبر۔ سینٹ جارج چرچ عدیس آبابا میں ایک بھاری اجتماع ہوا۔ جس میں حبشہ کے تمام بڑے بڑے افسر شامل ہوئے۔ اور حبشہ میں امن اور حفاظت کے لئے دعا صبح سے شروع ہو کر ۱۱ بجے تک جاری رہی۔

نیروبی ۲۴ ستمبر۔ کینیا کے تجارتی حلقے تنازعہ ایبے سینیا کا بڑی دلچسپی سے مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ ان کا خیال ہے۔ کہ اگر مجلس اقوام نے اطالیہ کے خلاف کوئی فیصلہ کیا۔ تو کینیا کی تجارت کو سخت نقصان پہونچے گا۔

نئی دہلی۔ ۲۴ ستمبر۔ مقامی نیشلسٹ پارٹی کے ممبر مسٹر گنپت رائے نے سیکرٹری آل انڈیا نیشلسٹ پارٹی سے درخواست کی ہے۔ کہ تمبری انٹی کمیونل ایوارڈ کانفرنس لاہور میں منعقد کی جائے۔ اور اس کی صدارت مسٹر سبھاش چندر بوس کو پیش کی جائے۔

رانچی ۲۴ ستمبر۔ ضلع چمپارن کے سیلاب کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ کئی گاؤں بالکل غرق ہو گئے۔ موتی ہاری مظفر پور ریلوے لائن ایک جگہ سے ٹوٹ گئی۔ موتی ہاری کو جانے والی تمام سڑکیں زیر آب ہیں۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ آج اسمبلی میں کریمینل لا امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۰۸ء کی تنسیخ کے بل پر بحث ہوئی۔ ہوم ممبر نے اپنی تقریر میں لالہ شام لال پر ذاتی حملے کئے۔ جس سے بہت سے ممبر گورنمنٹ کی طرف سے بھڑ گئے اور انہوں نے مخالفین کا ساتھ دیکر گورنمنٹ کو شکست دلا دی۔

لنڈن ۲۳ ستمبر۔ ہندوستان کے آئندہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو نے ایک تقریر کے دوران میں کہا۔ میں عنقریب ہندوستان میں اہم تبدیلیوں کا آغاز کرنے کے لئے جانیوالا ہوں۔ اور یہ تبدیلیاں مختلف عقائد اور سیاسی خیالات رکھنے والے لوگوں کی کئی سال کی محنت کا نتیجہ ہیں۔

شملہ ۲۴ ستمبر۔ صوبہ سرحد کے سُرخپوشوں پر سے پابندی ہٹانے کے متعلق مسٹر موہن لال سکسینہ کے سوال کا جواب دیتے ہوئے سر ہنری کریک نے کہا۔ کہ گورنمنٹ ہند نے اسمبلی کے ریزولیوشن پر جس میں پابندی ہٹانے کی سفارش کی گئی تھی۔ غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا تھا۔ کہ ریزولیوشن اور بحث کی نقل مقامی گورنمنٹ کو بھیجدی جائے۔

بمبئی ۲۴ ستمبر۔ سر چمن لال سیتلواڈ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اصلاحاتِ جدیدہ کو تباہ کرنے کے ارادہ سے عہدے قبول کرنا لا حاصل ہے۔ نیز کہا کہ نئے آئین کو کامیاب بنانے کا بہترین طریقہ یہ ہے۔ کہ مختلف صوبوں کے گورنر ہندوستان اور برطانیہ کے پبلک آدمیوں میں سے مقرر کئے جائیں۔

کراچی ۲۴ ستمبر۔ سندھ پولیس کے افسروں اور کنسٹیبلوں کے سامنے کمشنر سندھ نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ جلد ہم کو سندھ کے علیحدہ صوبے اور نئے آئین سے دوچار ہونا پڑے گا۔ اس کے لئے پولیس پر بہت ذمہ واریاں عائد ہوتی ہیں۔ سندھ پولیس کے افسروں اور کنسٹیبلوں کو چاہئے۔ کہ ان میں ابھی سے اس بات کا احساس ہو۔ کہ وہ پبلک کے ہر طبقہ کے خادم ہیں۔ اور انہیں بھول جانا چاہئے۔ کہ وہ کسی خاص فرقہ کے افراد ہیں۔

جالندھر ۲۳ ستمبر۔ سنٹرل زمیندارہ لیگ کپورتھلہ کی ایک کانفرنس موضع پلاہی تحصیل پھگواڑہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں شرح لگان میں ۵۰ فیصدی تخفیف اور ریاست کپورتھلہ میں لیجسلیٹو کونسل بنانیکا مطالبہ کیا گیا۔

کوئٹہ۔ ۲۴ ستمبر۔ اس وقت تک کوئٹہ میں تقریبًا ۹ لاکھ روپے کی جائیداد کی کھدائی ہو چکی ہے۔ جھونپڑیاں بنانے کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ دیہات میں زلزلہ پروف مکانات بنائے جا رہے ہیں۔

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر: غلام نبی